اقوالِ زریں امام غزالیؒ

مولانا عطاء الرحمن، ڈیرہ اسماعیل خان

(۳)

حضرت امام غزالیؒ قدس سرہ کا اپنے شاگرد کو خط کا جواب اور امام الزاہدین، سراج السالکین حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی رحمۃ اللہ علیہ کی جانب سے کئے گئے اُس کے ترجمہ سے انتخاب۔

۱۲......دربارِ نبوت میں نمازِ تہجد کی قدر و قیمت:

۱......آپ ﷺ کی مجلس میں ایک بار حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا تذکرہ ہوا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ''عبداللہ اچھا آدمی ہے، کاش کہ وہ نماز تہجد پڑھتا''۔ تو اس کے بعد عبداللہ ابن عمرؓ نے تہجد کی نماز کبھی نہیں چھوڑی''۔ (ساٹھ حج اور ایک ہزار عمرے ادا کئے، ۷۳ ہجری میں انتقال ہوا)

۲......آپ ﷺ نے ایک صحابیؓ سے ارشاد فرمایا کہ ''رات کو زیادہ نہ سویا کرو، کیونکہ کہ رات کو زیادہ نیند کرنے والا قیامت کے دن خالی ہاتھ ہوگا''۔

قرآن کریم میں نماز تہجد کا حکم ہے۔ (سورہ بنی اسرائیل:۷۹) ''اللہ تعالیٰ کے نیک بندے سحری کے وقت اپنے گناہوں کی مغفرت مانگتے ہیں''۔ (الذاریات:۱۸) ''اور سحری کے وقت اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی بخشش مانگنے والے ہیں''۔ (آل عمران:۱۷)

۳......رسول پاک ﷺ نے فرمایا کہ: ''اللہ تعالیٰ کو تین آوازیں بہت پسند ہیں: ۱...... مرغِ سحر کی آواز، ۲......قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے کی آواز، ۳......سحری کے وقت گناہوں سے معافی مانگنے والے کی آواز۔

۱۳......شب خیزوں کی تین قسمیں:

۱......اللہ تعالیٰ سحری کے وقت ایک ہوا چلاتے ہیں جو ذاکرین کے ذکر اور مستغفرین کے

استغفار کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کرتی ہے۔ (حضرت سفیان ثوریؒ)

۲......رات کو عرشِ معلیٰ کے نیچے سے ایک فرشتہ صدا لگاتا ہے کہ عبادت گزاروں کو اب اٹھنا چاہئے، وہ بستر سے اُٹھ کر عبادت میں مصروف ہوجاتے ہیں، پھر آدھی رات کو صدا لگاتا ہے کہ فرمانبرداروں کو اب اٹھنا چاہئے، چنانچہ خوش نصیب اٹھ کر سحری تک یادِ الٰہی میں مصروف رہتے ہیں، پھر سحری کے وقت صدا لگاتا ہے کہ گناہ معاف کرانے والوں کو اب اٹھنا چاہئے، چنانچہ وہ خوش بخت اٹھ کر اپنے گناہ معاف کرانے میں لگ جاتے ہیں، جب صبح طلوع ہوتی ہے، تو پھر صدا لگاتا ہے کہ اب غافلوں کو جاگنا چاہئے، تو کچھ لوگ اپنے بستروں سے اس طرح اٹھتے ہیں جس طرح مردے قبروں سے اٹھیں گے۔

۳......حضرت لقمانؑ نے اپنے بیٹے کو وصیت فرمائی کہ مرغ تجھ سے عقل مند نہیں ہونا چاہئے کہ وہ تو سحری کے وقت اللہ تعالیٰ کی کبریائی بیان کرے اور تو نیند کرتا رہے۔

۴......کسی شاعر نے خوب کہا ہے، ترجمہ: ''رات کا ایک حصہ گزر چکا تھا کہ شاخ پر بیٹھی ہوئی کبوتری نے عاشقانہ آہ و بکا کی اور میں سویا ہوا تھا، مجھے رب کعبہ کی قسم! اگر میں عشق الٰہی میں سچا ہوتا تو فراق میں رونے والی کبوتری مجھ سے سبقت نہ لے جاتی، تیرا تو یہ دعویٰ ہے کہ میں اپنے رب کا سچا عاشق ہوں، مگر حال یہ ہے کہ تو اس کے فراق میں نہیں روتا اور حیوان روتے ہیں''۔

۱۴......سارے علم کا جوہر اور خلاصہ:

۱:....سارے علم کا جوہر اور خلاصہ یہ ہے کہ اطاعت اور عبادت شارع علیہ السلام کی پیروی کا نام ہے، جس کام کا حکم اللہ تعالیٰ اور اس کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا ہے، اس کا کرنا اور جس کام سے روکا ہے، اس کا نہ کرنا یہی عبادت ہے، مثلاً ایام تشریق کے روزے رکھنا، روزہ رکھنا اگرچہ عبادت ہے، مگر ان ایام میں روزہ رکھنے سے شارع علیہ السلام نے روکا ہے، اس لئے ان ایام میں روزہ رکھنا گناہ ہوگا، اسی طرح کسی سے چھینے ہوئے کپڑے میں نماز ادا کرنا بظاہر عبادت ہے، مگر گناہ گار ہوگا۔

۲:....قول و عمل کا شریعت کے مطابق ہونا ضروری ہے، جو علم اور عمل شریعت کی پیروی کے خلاف ہوگا، وہ گمراہی ہوگا۔

۳:....شریعت کی اتباع کا راستہ مجاہدۂ نفس اور خواہشاتِ نفسانی کے پامال کرنے ہی سے طے ہوتا ہے، جو دل خواہشاتِ نفسانی کا شکار ہو اور جو زبان بے لگام ہو، یہ بدبختی کی نشانی ہے، جب تک اپنے نفس کو مجاہدہ سے رام نہ کیا جائے، اس وقت تک دل انوارِ معرفت سے زندہ نہیں ہوسکتا۔

۱۵......سالک کے چار ضروری کام:

پہلی بات یہ ہے کہ صحیح العقیدہ سنی ہو، بدعتی نہ ہو، دوسری بات یہ کہ راہِ سلوک پر قدم

رکھتے ہوئے تمام گناہوں سے سچی توبہ کرے کہ پھر ان گناہوں کا ارتکاب نہ ہو۔ تیسری بات یہ ہے کہ حقوق العباد سے بریٔ الذمہ ہوجائے، یعنی جس کسی کا حق دبایا ہو، وہ ادا کرے اور اس سے معافی مانگ کر اس کو راضی کرے۔ چوتھی بات یہ کہ ضروری احکام کا علم حاصل کرے اور جن علوم کا تعلق آخرت سے ہے، وہ حاصل کرے۔

حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ:

انہوں نے چار سو اساتذہ کی خدمت کی اور چار ہزار احادیث کا علم حاصل کیا۔ وہ فرماتے ہیں: میں نے صرف ایک حدیث کو مشعلِ راہ بنایا اور راہ ہدایت کو پالیا۔ اس حدیث مبارک کا مفہوم یہ ہے: ''دنیا کی زندگی کے لئے اتنی محنت کر جتنا تو نے دنیا میں رہنا ہے اور اپنی آخرت کے لئے اتنی محنت کر جتنا تو نے وہاں رہنا ہے اور اللہ تعالیٰ کے لئے اتنا عمل کر جتنا تو اس کا محتاج ہے اور دوزخ کی آگ کے لئے اتنا کر جتنا تو برداشت کرسکے''۔

۱۶.....تعلیماتِ آسمانی کا خلاصہ:

حضرت شقیق بلخی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مرید خاص حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ سے ایک دن پوچھا کہ: تم میرے پاس تیس سال سے قیام پذیر ہو، یہ تو بتاؤ: تم نے یہاں سے کیا حاصل کیا؟ انہوں نے عرض کیا کہ: حضرت! میں نے جناب والا سے آٹھ ایسی باتیں حاصل کی ہیں، جو میرے خیال میں میری نجات کے لئے کافی ہیں:

۱.....میں نے دیکھا ہر انسان کو کئی چیزوں کے ساتھ محنت اور عشق ہے، مگر ان میں سے اکثر چیزیں تو زندگی تک وفا کرتی ہیں اور کچھ قبر تک ساتھ جاتی ہیں، البتہ صرف ایک چیز قبر میں ساتھ جاتی ہے اور وہ انسان کے نیک اعمال ہیں، تو میں نے نیک اعمال کو اپنے لئے محبوب بنالیا ہے۔

۲.....میں نے دیکھا کہ لوگ خواہشاتِ نفسانی حاصل کرنے کے لئے دوڑ دھوپ کررہے ہیں اور رات دن اس کی تکمیل میں سرگرم رہتے ہیں۔ میں نے ایسی زندگی کو قرآنی تعلیم کے معیار پر پرکھ کر دیکھا تو مجھے ایک آیت نظر آئی: ''جو اپنے رب کے سامنے پیش ہونے سے ڈر گیا اور اپنے نفس کو خواہشات کی پیروی سے روکتا رہا تو یقیناً اس کی آرام گاہ جنت ہوگی''۔ (النازعات:۴۰) چنانچہ میں نے نفس کی بہت زیادہ مخالفت کی، حتی کہ اب وہ اللہ تعالیٰ کا مطیع اور فرمانبردار ہوگیا۔

۳.....میں نے دیکھا کہ لوگ دنیا کا مال جمع کرنے کی فکر میں رہتے ہیں، تو مجھے قرآن مجید کی یہ آیت نظر آئی: ''جو کچھ تمہارے پاس ہے یہ سب ختم ہوجائے گا اور جو اللہ تعالیٰ کے ہاں بھیجو گے، وہ باقی رہے گا''۔ (النحل:۹۶) تو میں نے اپنا سارا مال اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے غریب اور نادار لوگوں میں

تقسیم کردیا، تاکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں میری نجات کے لئے ذخیرہ ہوجائے۔

۴..... میں نے دیکھا کہ لوگوں نے اپنی عزت اور مقام کے لئے قوم وقبیلہ کو ذریعہ بنایا ہے، کوئی مال واولاد کی کثرت پر نازاں ہے، کسی نے ظلم وجبر اور تشدد کو اپنی عزت اور فخر کا ذریعہ بنایا ہے، تو مجھے یہ آیت نظر آئی کہ: ''اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ عزت والا سب سے زیادہ تقویٰ والا ہے''۔ (الحجرات:۱۳) تو میں نے باقی سب چیزوں کو چھوڑ کر تقویٰ کو اختیار کرلیا۔

۵..... میں نے دیکھا کہ لوگ فانی عزت اور جاہ ومرتبہ کے لئے ایک دوسرے کے ساتھ حسد کرتے ہیں، حالانکہ یہ اللہ تعالیٰ کا ہی حکم اور اس کی عطا ہے اور حسد کرنے والا اللہ تعالیٰ کی تقسیم اور فیصلہ پر ناراض ہوتا ہے، جو کہ گناہ ہے، جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے: ''ہم نے ان کے درمیان ان کی معاش تقسیم کی دنیا کی زندگی میں''۔ (زخرف:۳۲) تو میں نے کسی سے بھی حسد کرنا چھوڑ دیا اور اللہ تعالیٰ کے فیصلہ پر راضی ہوگیا۔

۶..... میں نے دیکھا لوگوں میں ذاتی اغراض کے لئے عداوت اور دشمنی پائی جاتی ہے، حالانکہ سب مسلمان آپس میں دینی اعتبار سے بھائی بھائی ہیں، اور ہم سب کا بڑا اور کھلا دشمن شیطان ہے، جیسا کہ ارشاد ربانی ہے کہ: ''شیطان تم سب کا دشمن ہے، اس لئے اس کو تم سب اپنا دشمن سمجھو''۔ (فاطر:۶) اس سے معلوم ہوا کہ شیطان کے بغیر کسی کے ساتھ بھی دشمنی کرنا درست نہیں، اس لئے میں نے سب انسانوں سے دشمنی کرنا چھوڑ دی۔

۷..... میں نے دیکھا ہر ایک رزق کی تلاش میں اس قدر سرگرم ہے کہ حلال وحرام کی تمیز نہیں کرتا، بلکہ جہاں سے، جو بھی، جس طرح ملے، لینے کے لئے ہاتھ پاؤں مارتا ہے اور اس کے لئے ہر طرح کی ذلت ورسوائی برداشت کرتا ہے، جب کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ: ''اور زمین پر جو بھی چلنے والا ہے، اللہ تعالیٰ نے اس کا رزق اپنی رحمت کے ساتھ اپنے ذمہ لے لیا ہے''۔ (ہود:۶) تو میں نے مخلوقات کے دروازوں سے بھیک مانگنا چھوڑ دیا اور اپنے رازق، مالک وخالق کے دروازہ پر عبادت کے ساتھ حاضر ہوتا رہا۔

۸..... میں نے دیکھا ہر ایک انسان کا اعتماد کسی نہ کسی فانی چیز پر ہے، کسی کا اعتماد اور بھروسہ اپنے علم وفن پر ہے تو کسی کا مال ودولت پر ہے اور کسی کا حکومت اور سلطنت پر، مگر اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''اور جو کوئی بھروسہ کرے اللہ تعالیٰ پر تو وہ اس کو کافی ہے''۔ (طلاق:۳) تو میں نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ اور توکل کو اختیار کرلیا کہ وہی میرے کاموں کے لئے کافی ہے اور سب سے اچھا کارساز ہے۔ تو حضرت شقیق بلخیؒ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تجھے ان پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ میں نے تورات، انجیل، زبور اور قرآن مجید میں اور سب آسمانی کتابوں میں غور کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ سب آسمانی تعلیمات کا خلاصہ اور جوہر یہی آٹھ چیزیں ہیں، جس نے ان پر عمل کیا، تو گویا اس نے تمام آسمانی تعلیمات پر عمل کیا۔ (جاری ہے)